أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمداً عبده ورسوله الذي لا نبي بعده

شمارہ ۹۵ جلد ۷

منشور محمدی

۹۵

۱۲

منشور سولان ہم محتاج بخاتم
توریت جا تورید انجیل بہ تجیل

با خاتم و مہر آمدہ منشور محمدی
کریان صفت دست بریدہ محمدی

فرمان سولان سلف ساختہ مرفوع
توریت و ہم انجیلین را فتادز تجیل

توقیع خلا آیت منشور محمدی
چون گشت علم رایت منشور محمدی

قال عیسیٰ ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

مثالانہ منشور کی معہ محصولہ اک چیہ بھی جن خیر خواہان دین محمدی کو اسکی خریداری منظور ہو ارسال مشکی سے اعانت فرمادین اور اگر کچہ نوٹ وغیرہ تحریر مضامین روانہ فرمانا منظور ہو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرماکے بنام محمد شریف مہتمم مطبع اخبار منشور محمدی لاہور روانہ فرماویں اگر عالی ہمم حضرات زر قیمت یا محصول روانہ فرمادین تو بذریعہ نوٹ یا منی آرڈر یا ٹکٹ نصف آنہ بزیادتی فی روپیہ نصف آنہ بصیغہ حبتری ارسال فرماویں

مثنوی

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی
وصف جسکی جناب باری ہی

نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم
وصف جسکی ہی شافع عالم

نام سے جسکے آج کل منشور
اہل باطل پہ ہوگیا منصور

ہی یہہ منشور بادشاہ امم
جلوہ افروز جملہ عالم

واسمین اثبات دین ہی کامل
رد شبہات کجرو جاہل

اسکے انوار سے ہیں روشن ہی عجب
شمس گھٹ گھٹ کے گرتے ہی کوکب

شمس تابان کو جب کرے مستور
کیوں کوکب کو وہ کرے بے نور

اسکا ایسا ہی لمعہ تابان
ظلمت افشان بنے ہی نور افشان

اسکے دل سے ہیں سب تمنائی
چاہتے سب ہیں لیک عیسائی

غزل

ای معطر شد چمن از بوے تو
انگہتی بخشد صبا را موے تو

خوش ثنای تو بود خلق عظیم
استانت قبلہ گاہ عالمست

ہیچکس از انبیای ماسبق
ایکہ در فردوس طوبیٰ شد نہال

ابروی کل فرقہ از روی تو
مشک بوی وہد گیسوے تو

معنی دلشمس وصف روی تو
عزت فردوس باشد کوی تو

یا ہلال عید یا قوس قزح
یا کلید فتح کار ابروی تو

جذبہا دارد جمال روی تو
میکشد جان و دل من سوی تو

اہل کفر و دین بود ہندوی تو
عزت در تعظیم ہم پہلوی تو

رجعت اعجازی قد دلجوی تو

عطار کے قیمت ارسال فرما طلب فرماوین فقط -

المشتہر - حاتم علی واعظ ردنصاریٰ -

ہندوستانی انتظام کے ساتھ اپنے بچون کو نہین پڑہاتے

ہم بوقت اپنے ملک کے بچون کی تعلیم کو غور سے دیکھتے ہین تو ہمین بڑی غفلت پاتے ہین ہمارے ملک کے آدمی خیر سے ابھی یہہ نہین سمجھے کہ ہم کیونکر اپنی اولاد کو پڑہا لکھا کر بہبود کے دروازے پر پہنچا سکتے ہین - وہ تو ابھی فقط اتنا جانتے ہین کہ اگر ہم اپنے بچون کو مدرسہ مین پڑہوائین گے تو وہ پانچ چھے برس مین نوکری کے قابل ہو جائین گے - یہہ خیال تو اونکا درست ہی کہ اگر وہ مدرسہ مین پڑہین گے تو لایق ہو جائین گے مگر یہہ آخری خیال انکا کہ مدرسہ مین پڑہکر نوکری کے قابل ہو جائین گے ٹھیک نہین ہی حالانکہ ہر فرقہ اور پیشہ کے آدمیون کو چاہئے کہ وہ اول اندازہ کیا کرین کہ یہہ کتنی دنون مین صرف نحو پڑہ کر مطالعہ کتب کر سکتے ہین اور پھر کتنے دن بعد وہ اپنے گھر کا کام سیکھین گے اور اس معرفت کے بعد کتنے اور برس باقی رہنے چاہئین کہ جنمین اپنے ملک مین رہکر یا دوسرے ملک مین جاکر اپنے قدیمی پیشہ کی اصلاح کر سکین اور پھر اپنے پیشہ کو چمکا دین جب تک ہر پیشہ کا آدمی یہہ خیال نہ کرے تو وہ کیونکر بہبود کے دروازہ پر پہنچ سکے گا یہہ خالی خولی خیال تو کبھی فائدہ نہ دیگا کہ بس مدرسہ علمی ہی انسان کے سارے مراتب علمی پر حاوی ہو جائے - ہمارا ملک فقط پڑہنے اور وکالت کا امتحان دینے پر ہی مائل ہو گیا ہی اور کروڑون طریقہ بہبود کے جو پڑے ہوے ہین اوپر ذرا توجہ نہین ہم تو خیال کئے ہوے بیٹھے ہین کہ ہمارے ملک کے بچون کا فقط دو امور پر ہی دھاوا کرنا کافی ہوگا کیونکہ ملک پر ہے لکھے ہوؤن کو نوکری کہان تک دیسکتا ہے اور بھلا کہان تک مین وکیلون کی کھپت ہو سکتی ہے جتنے پیشے کہ ہمارا ملک دیکھتا ہی اونکو اپنے بچون کے سکھانے مین کیون کوشش نہین کرتا - کوشش کیونکر کرے وہ اپنے بچون کو پیشہ کا سکھانا معیوب جانتا ہی - خدا جانے ہمارے ملک مین یہہ کیا آفت اگئی ہی کہ ابتک لوگون کے خیال متانت کی کسوٹی پر چڑہے ہی نہین برسون سے واعظون نے اپنے لکچرون سے ہزارون لاکھون من کاغذ سیاہ کر دئے مگر ان لوگون کے دل کی سیاہی ہی نہ مٹی - سیکڑون بلکہ ہزارون حکیمون - فاضلون نے انجمنون سوسیٹیون کے برانڈون مین مضامین پڑہے اور اپنے ملک کے لوگون کو بتایا کہ اس اس طرح اپنی اولاد کو پڑہاؤ اور پھر پیشہ کے کام پر لگاؤ مگر افسوس کہ ہمارے ملک کے اکثر لوگون کو کچھہ بھی خیال نہین ہوا اور اپنی وہی چال چلے جاتے ہین جو اصلاح کے واسطے مدت سے پکار رہی ہے وقت تو ساری یہہ پڑہی ہے کہ اول تو ہمارا ملک اچھی طرح اپنی بہبودی کو نہین سمجھتا اور دوسرے جو لوگ کچھہ سن سنا کر سمجھہ بھی جاتے ہین وہ اپنے بچون پر محنت نہین کرتے اور انکو اس راستے پر نہین لیجاتے جہان سے وہ ملک کی آرزؤن کے پھول چن لاوین اور پھر اپنے ملک کو تقسیم کرین - تیسرے ہندوستانیون کی پست ہمتی کمال درجہ پر پہونچ گئی ہے - جب اتنے اتنے نقص ہمارے ملک مین ہوؤن

تو کیونکر ہمارے خیال ہمکو مغموم نکرین اور کیونکر ہمت دلی خیال ہمکو طعنہ دین - اگر ہمارے ملک کے کل آدمی ہمارے بیان کو دل سے سمجھین اور جس بیان کو بآواز بلند لاکھون بار حکمونے لوگون مین کہا ہی تو ہم یقین کرتے ہین کہ ہم جوانی سے بوڑھاپے تک اپنے آرزوی اور ہونہار کارروائی کو دیکھ سکتے ہین - اگر ملک دل سے ہمت کرے اور اپنے لکھے پڑھے بچون کو مختلف پیشہ سکھاوے تو اونکو بہت جلد ایک عمدہ حالت مین دیکھے - یہہ کیا خاک حالت ہی کہ لکھے پڑھے ہر گلی مین بہت سے دیکھے جاوین جو ریلوے یا ڈاک خانہ کے محکمون کی امیدواری کرتے ہون اور اینمین کوئی پیشہ ور نہو جو اپنے ملک کی ضروریات کو بناوے اور آپ فائدہ اٹھاوے - اگر ہمارا ملک ذرا سوچے سمجھے تو مین امید رکھتا ہون کہ اتنے ذریعہ اونکی بہبودی کے ہین کہ وہ اونکو سنبھال بھی نہین سکتے جب تک ہندوستانی ہاتھ پاؤن نہ ہلائین گے کبھی ترقی حاصل نہ کرینگے اونکو چاہیے کہ حرفت و صنعت کی طرف توجہ کرین اور پورے کاریگر بنین -

راقم ایک حرفت پیشہ -

منشور - اگر ریلوے محکمہ ڈاکخانہ مین بھی نہ ہوا تو اتنا تو ہی کہ یوروپین پلٹون برشیخی مارا کرین غرور انگلس دانی مین دونو جہان سے گئے گذرے ولنعم ماقیل نہ ادہر کے ہوے نہ اودہر کے ہوے -

پیوار کوتل پر قبضہ

پاینیر کے خاص کارسپانڈنٹ نے پیوار سے ۵ دسمبر کو جنرل بھیجی ہے دوسرے کالم مین ہمنے مختلف تاریخون پر جو بیان کی گئی ہین نکتہ چینی کی ہے کیونکہ اونمین کچھہ اختلاف ہے لیکن ذیل مین ہم جنرل بجنسہ درج کرتی ہین -

پیوار - ۵ دسمبر کل پیوار کوتل پر حملہ کیا گیا جنرل رابرٹس کی کارروائی اور تدبیر حسب ذیل تھی غنیم کے سامہنے پشت کی فوج کا سب سے مضبوط حصہ لیجانیکا حیلہ کیا مگر بہت سا لشکر لیکر اسپنگوائی کوتل پر چڑہنے کا قصد تھا اس تدبیر سے غنیم کے لشکر کے پہلوے چپ کی طرف گھوم پڑے ہماری فوج نے اپنے خیمون کو جو دامن درہ پیوار مین نصب تھے دوشنبہ کی شب کو ۱۰ بجے چھوڑا اور تین میل موضع پیور سے مارچ کیا بعد ازان جانب چپ گھوم پڑے اور ایک بلندی پر چڑہ گئے جہان پتھر بکثرت تھے اس مقام سے اوس پہاڑی تک راستہ گیا تھا جسپر غنیم کی فوج چپ تھی رابرٹس اس کالم کے ساتھ تھے اور ۲۹ - پی آئی ۵ گورکہا - ایک کوہی دمدمہ بعد ازان تہلوالی کا برگیڈ ۲ - ۲ پی آئی ۲۲ پائنیر اور ۴ گھوڑہ چڑہا توپخانہ اس لشکر مین شامل تھا جنرل کاب اوس فوج کی کمان کرتے تھے جسکو خیمہ مین چھوڑ آئے تھے اُس فوج کو طلوع آفتاب کے وقت سیدہے سامہنے سے حملہ کرنیکا حکم تھا - ۸ فوج پیادہ - ۵ پی آئی ۳ توپین اور باہم سوار بنگال بھی زیر کمان جنرل کاب تھا پو پہٹنے کے قبل کالم کا ایک حصہ اوس مقام پر پہنچا جہان قلعہ بندی کی گئی تھی اور اوسمین سے گذر کر غنیم کے لشکر طلاوہ پر یکایک ایک چاپھے غنیم نے جلدی سے ایک بارہ لگائی اور بھاگ کہڑے ہوے پانچو فوج گورکہا! سرکردگی فتر ہک وکوک پہاڑی پر بڑی دلیری

منطینہ سے چڑھگئی اور ہائلنڈ رنے اونکی مدد کی پہاڑی
کی چوٹی پر ایک مورچہ تھا دسینے تک اونچا جسمین دو ایک
توپین تھین اس مقام پر غنیم استحکام کے ساتھ تھے لہذا
اونہون نے خوب مقابلہ کیا مگر آخر کار ہٹا دئے گئے اور
بہت سی لاشین چھوڑ گئے کپتان کسلو آرائی اس جگہہ کام
آئے رفتہ رفتہ اور بھی جمنٹ آئے ہماری فوج پہاڑ کی چوٹی
کیطرف اور آگے بڑہی جہان پہلے آدہ میل تگ ایک چوڑا
میدان ہے اور درخت شاذ و نادر اس میدان سے جنرل
رابرٹس ۲۹ پی آئی فوج لشکر غنیم کے تعاقب مین بسرعت
گذرے گورکہا اور ہائلنڈر پیچھے آتے تھے ایک گہنے
جنگل مین پہونچے جہان غنیم جوق جوق جمع ہوئے تھے اور
جہان سے اونکا نکالنا محال تھا آٹھ بجے صبح سے ۴ بجے
تگ گولیون کا مینہہ برابر برس رہا تھا۔ غنیم بعض اوقات
ایک طرف نظر آتے تھے بعض اوقات دوسری طرف اگرچہ
کل فوج آگئی تھی تاہم جنگل اسدرجہ گہنا تھا کہ چوٹی کیطرف
زیادہ نہین بڑہ سکتے تھے کوہی باٹری نے خوب کام دیا
کرنل پرکنس آرائے نے بہت عمدہ مقام تجویز کیا تھا
کومل اور غنیم کے خیمے اور اونٹ اور رسد اور سامان
پر توپون کا خوب اثر پہونچتا تھا اس کل وقت مین
سامہنے کے حملہ کرنے والے غنیم کے بہت سے سپاہیون
کو مصروف رکھتے تھے جی ۳۔ ایچہ اور ۲ پی آئی غنیم
پر گولیون کا مینہہ برسا رہی تھی اور غنیم کی جانب راست
مجر پام ۹ بی سی اور کچھہ فرقہ تورسی کے سپاہی بھی

سرگرمی سے مشغول جنگ تھے لیکن اوس میدان کے وسط
مین معرکہ دار و گیر خوب گرم تھا جنرل نے سوچا کہ کوئی اور کار
نمایان کرنا چاہیے اور عقب سے پہونچ جانا چاہیے اسمین وہ
بخوبی کامیاب ہوئے۔ کرنل کلزل کو مع دوسری پی آئی کے
اس غرض سے چھوڑا کہ جو آخری چوٹی لی تھی اوسپر قبضہ
کرلین اور اسمین رہین اور کرنل گارڈن اور ۲۹ فوج
کو اس نظر سے چھوڑا کہ اوس کہلے ہوئے بلند میدان پر
قابض ہون جہان سے درہ اسپنگوائی کو راہ گئی ہے باقی
فوج لیکر وہ پہاڑی پیوار کے آگے کی طرف بڑہی اور ایک
پہاڑی پر تین میل آگے وقت شب غنیم کو پشت پر سے دہکایا
گیا جب غنیم نے یہہ دیکھا تو اونکی جرات خیرباد کہہ گئی اور
جی ۳ باٹری اور آٹھہ فوج جو سامہنے پر حملہ کر رہی تھی اور
جنگی توپین خوب ہی کام دے رہی تھین اور بھی زیادہ
دبانے لگے آخر کار غنیم نے جسقدر جلد ممکن ہوا بھاگنا شروع
کیا۔ کرنل کف نے ایسی عجلت سے اونکا پیچھا کیا کہ وہ بہت
ہی تیز بھاگے۔ آٹھوین فوج نے کوتل درہ مین جسکے نصف
کردئے اور تہلوال کے برگید نے اسکے آگے جانب راست
ایک کہلے میدان مین خیمے گاڑے ہے یہہ مقام مضبوط اور دشوار
گذار تھا غنیم نے خوب جوانمردی ظاہر کی لہذا ہماری کامیابی
اور بھی زیادہ عبث عزت فوج حملہ آور ہے لوگون کو
یقین ہے کہ ایر کے چار رجمنٹ اوس کے قبل کی شب کو ملی خیل
سے آئی اور حفاظت قلعہ مین مدد دی۔

کپتان کیلو آرائے اور میجر ایندرسن (متعلق پایزا) مقتول

مطبع بحر الاسلام معسکر بنگلور مین چھپا

کفایت شعاری کے فوائد

انسان کو اپنے کفایت شعاری اور نیک کرداری کو حق ین ہر وقت اور ہر ساعت لازم اور ملزوم تصور کرنا چاہئے جسکے سب عقلاے دانش شعار اور شعراے نامدار معقول ہین بڑے خوش نصیب وے شخص ہین کہ جنکو قادر مطلق نے گوہر عقل بے تیر عطا فرماکر بحر ہستی مین ساحل آبرو دکھایا ہے بادشاہان ذوی الاقتدار اور نامداران سلطنت وصاحبان حکمت ہمیشہ کفایت شعاری کی صحبت رکھتے ہین اور معاملات نیک اور بد مین اس سے مشورہ لیتے ہین اگر غور دیکھئے اور خیال کیجئے تو اسی پر سلطنت کا قیام رہتا ہی لیکن افسوس ہی کہ اسکی خوبیون اور نتایج سے ہمارے اہل ملک ہمیشہ سے ناواقف رہے ہین اور اب بھی ہین اور بسبب ناآشنائی اس گوہر نایاب کے وہ ہمیشہ بحر تکالیف مین غوطے کھایا کرتے ہین آخر کو سیکڑون ایسے ڈوب جاتے ہین کہ انکا سراغ تک نہین لگتا اور جو غوطے کھاکر نکل آتے ہین وہ صرف خوبی تقدیر سے کنارہ پاتے ہین ظاہر ہے کہ انسان واسطے استمداد اور دستگیری کے یکدیگر سے پیدا ہوا ہے لیکن جب وہ خود سیلاب افلاس کے دریاے رنج والم مین غرق ہو رہا ہے تو اوروں کے تئین کیونکر گرداب افلاس سے بچا سکتا ہی اس جوہر کی قدر نکرنے کا سبب اصلی یہ پایا جاتا ہے کہ ہم ایام طفولیت ہی سے اوسکو بجاے لعل خوشرنگ سمجھنے کے سنگ خیشہ نام دیکر پھینک جاتے ہین اور جسکو اسطرف مائل پاتے ہین اسکو سنگ تشنیع سے سنگسار کرتے ہین باعث اسکا یہ ہے کہ ہم تہذیب اخلاق کو تخریب اوصاف سمجھتے ہین ہم اکثر یہی دیکھتے ہین سنا کرتے ہین کہ فلان شخص نے اپنا مکان عالیشان کیا سجا رکھا ہے اور کیسے کیسے جہاز اور کنول عمدہ لگائے ہین سبحان اللہ کیا کیا عمدہ عمدہ آئینے اور تصویرین فراہم کئے ہین کہ جنکو مانی اور بہزاد اگر دیکھ لیتے تو لجہ حیرانی مین غوطے کھاتے فرش نہایت کمیاب ہی رشک افزاے اطلس وکمخواب ہی عیاشی اور سرانجوا اور رقص وسرود مین ایسے سخی ہین کہ اسکی ثنا وصفت اگر کوی دنی وغیرہ لکھنوی سے پوچھے تو بڑا برشا اس کی آوازین کان تک آئین گے بعضون کی فضول خرچی شادی اور بیاہ مین دیکھکر کمال افسوس آتا ہی۔

ہم اس سخاوت اور اولوالعزمی کے ہرگز قایل اور معقول نہین ہین انسان کو اپنا چال وچلن اور خاصیت وکفایت شعاری اسطور پر اختیار کرنی چاہئے کہ میزان آبرو مین تابہ زیست اوسکے کسی نوع کا بل نہ پڑے اور وہ ایرہ بھی کی راہ مین کم نہو یہ نہین کہ آمدنی دو روپیہ روز کی ہے اور خرچ دس روپیہ روز کا ہو رہا ہے اور انکے لڑکے دو دو روپیہ کی دوڑ اور کنکوے خرید کر کے اپنی عمر پیچ وتاب مین کاٹتے ہین علم گرانمایہ سے دل چرتے ہین طرفہ ماجرا یہ کہ اونکے والدین جب ہمجولیون مین بیٹھتے ہین تو دنیا بھر کی داستانون کے ساتھ یہ قصہ بھی کہتے سنتے ہین کہ دیکھو ہمارے لڑکے نے جم گھٹ کے دن کتنی روپیہ کی خرچیان اور توڑا اور کنکوے خرید کر کے

اور اذا سے ہمارے خرچ کا کچھ حال نہ پوچھو یہ ایک ادنی خرچ
ہمارے گھر کا ہی دیوالی مین ہمنے اپنا مکان ایسا سجا تھا کہ جسکا
حد و حساب نہین بہت سے کنول اور ہانڈیان کرایہ کی
لیکر اپنے یہان روشن کی تھین جسکے کرایہ کے بہت سے
روپیے ہمکو دینی ابھی باقی ہین دو سو کنی ایک روپیہ صرف
جنون مین امسال ہم کہو جو بیٹھے ہین مگر اسبات کا متعلق
ہمکو فکر اور رنج نہین ہے آن واحد مین اگر پانسو بھی
گیا تو تمام عمر کی فراغت کر بیٹھینگے لیجئے اول تو حضرت
آپ اپنے منہہ اپنی تعریف جتانے لگے دوسرے سخاوت
کیسی کہ جو دنیا سے نرالی کیونکر ہو کا اپنے سن تمیز پہنچکر
فضول خرچ نہ ہوا اور تہذیب کی راہ سے گمراہ ہو کر بیٹھا نہ
پھرے پس انسان کو لازم ہے کہ اپنے مین اس عادت کا معتاد کرے
جو تہذیب کے خلاف نہو اور جو مہذب شخص اوسکو پسند
کرین اسکی پابندی ہر ضرور ہے انسان کو لازم ہی
کہ جسقدر آمدنی ہو اوسکے مطابق ایک قاعدہ معین روز
مرہ کے لئے بہت کفایت کے ساتھ معین کرلے تاکہ آیندہ
بحر افلاس مین غوطہ نہ کھانے۔
سخاوت اور پرورش غربا کی انسان پر بشرط
ہونے مقدرت کے ضرور ہے مگر اسکے لئے بھی ایک
عمدہ اور قاعدہ موافق آمدنی اور مقدرت اپنے کے مقرر
کر دینا چاہئے نہ کہ خلاف قاعدہ۔
ہماری یہہ رائے اس موقع پر ہرگز نہین ہے کہ اگر خدا
مقدر مقدور نہ عطا فرمائے تو غربا کی پرورش نہ کرے

یا رفاہ عام کے کامون مین اعانت نہ دیوے بلکہ ممکن ہو
اپنے معمولی خرچ مین کفایت کر کے ثواب مین شریک ہو۔
اکثرون کا یہہ بھی خواص ہے کہ تمام دن چاہے کاغذ مین
گندہ جاوے مگر جب کبھی بازار مین نکلینگے تو دو تین پیسے
کی گلوریان لیکر ضرور ہی کھا جائینگے تاکہ اور دن پہ
ثابت ہو کہ یہہ صاحب کیسے سخاوت مین حاتم ہین بھلا اگر
کہ اگر وہ پیسے ظاہری نمایش مین صرف نہوتے اور اوسمین
کفایت شعاری مدنظر رہتی تو اون حضرت کی ایک دن
کی خوراک ہوتی اگر اسی طرح سے حساب اونکے فضول
خرچیون کا کیا جاوے یا خود فاعل اوس فضول خرچ کا
ہمارے تصدیق کلام کے لئے اپنے ادنی اس قسم کے خرچ
لکھنا چاہے تو صاف کچھ عرصہ دراز کے اندر اوسپر
عیان ہو جاوے گا کہ ایک ادنی فضول خرچی مین ہماری
ایسی بیش بہا دولت جاتی رہے اور اگر ہم اپنے کل خرچ
مین کفایت شعاری مدنظر رکھتے تو آج ہمارے پاس
کسقدر دولت جمع ہوتی مگر افسوس ہے کہ ہمارے اس
دماغ خراشی کو کدبگ گوش دل سے سنتے ہین خدا ایسے
شخصون کو ہدایت نیک عطا فرمائے۔ فقط از مرقعہ تہذیب لکھنو

بقیہ جواب نوافشان

اور کمال محبت سے فرمایا یا عبادی الذین اسرفوا
علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ
یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم
یعنے اے میرے بندون جنہون نے بہت زیادتی کی

اپنی جانون پر ناامید مت ہو رحمت سے اللہ تعالی کے بیشک
اللہ تعالی بخشتا ہی سب گناہون کو وہ بخشنے والا ہی مہربان
پھر اوسوقت یہہ بشارت سنکر ہزارون یہود و نصاری اور
مشرکین ایمان سے مشرف ہوگئے اور اب بھی امید ہے کہ اگر صاحب
نورافشان اور صاحب شمس الاخبار دین محمدی مین داخل
ہوکر اپنے ادیان محرفہ سے تائب ہون اور معاصی مختلفہ
سے نادم ہون تو بیشک آفتاب درخشان مغفرت اور انوار
رخشان رحمت اونکے واسطے اب بھی پرتو ڈالنے کو موجود
ہی اوس شمس مغفرت مین کبھی کبھی نہین لگتا اور اوس انوار
رحمت مین پردہ ظلمت عارض نہین ہوتا بلکہ تمام جہان کے
پادری صاحبان اگر اوس درگاہ عالیجاہ مین حاضر ہوکر
جبین نیاز جھکاکر بتا ظلمنا کا کلمہ طیبہ زبان پر لاکر تائب ہون
تو انوار محمدیت سے امید ہی کہ بشفاعت نبینا صلی اللہ علیہ
وسلم خود انکو بخشے جاوین اور اوس درگاہ بے نیاز مین
بلند بلند درجے قبولیت کے کہ اوسکی درگاہ کی شان
تو یہہ ہے **رباعی** بازآ بازآ ہر آنچہ ہستی بازآ ؎
گر کافر و گبر و بت پرستی بازآ ؎ این درگہہ ما درگہہ نومیدے
نیست ؎ صد بار اگر توبہ شکستی بازآ ؎ اینتی - - -

نورافشان اگر کوی شخص کسی محمدی سے پوچھے
کہ حقیقی توبہ کیا ہے تو وہ ضرور یہی کہیگا کہ گناہ کا پھر
نکرنا مین کہتا ہون کہ اگر توبہ کے معنے یہہ ہین تو کوی بھی
سے نجات حاصل نہین کریگا کیونکہ ایسی توبہ کرنی محال
ہی **منشور محمدی** دروغ گو را حافظہ نباشد یہ

اس مثل نے نورافشان کی کوشش نورانی مین کبھی نورافشانی
نہین کی کہ توبہ مذکورہ کو اس مقام مین محالات سے گنتے ہین
اور اپنے ہی اخبار کے نمبرہ ۲ جلد تین مین یہہ عبارت تحریر
فرماتے ہین (کہ انسان خواہ کیسا ہی گنہگار کیون نہو آخر
توبہ کرنے سے سدہر سکتا ہی بدتر کا بہترین سکتا ہے
بشرطیکہ توبہ دلی ہو نہ زبانی بدچلنی کو برا جانکر اوس سے پچتاوے
اور آئندہ ایسا کرنے پر دھیان نہ لگاوے -) دیکھئے
وہان توبہ کو ممکنات مین داخل فرمایا اور یہان محالات
سے بتلایا مگر صبح کا بھولا شام کو آیا تو اوسکو بھولا نہین
کہتے اب توبہ کی حقیقت سنئے کہ شرع محمدی مین توبہ اسے
کہتے ہین کہ بندہ اپنے گناہون پر شرمسار ہوکر پروردگار
تعالی شانہ کی طرف رجوع کرے اور آئندہ کے واسطے عزم
مصمم کرے کہ پھر مرتکب اون امور قبیحہ کا نہونگا سو اس صورت
مین رحمت اوس تعالی شانہ کی اوسکو گھیر لیتی ہے اور
اثر گناہ کا اوسکے دل عقیدت منزل سے صاف کردیتی
ہی اور اسپر آیات بیشمار کتب عہد جدید و عتیق کے دلالت
کاملہ رکھتی ہے جسمین سے کچھ حسب مقام مذکور ہوتا ہین کتاب
قوانین مین ہی باب ۲۶ درس ۴۰ - اور جب وے اپنی بدکاریون
اور اپنے باپ دادون کی بدکاریون کا اپنے گناہون کے
موافق جو انہون نے میرے برخلاف کئے اقرار کرینگے کہ
وے میرے کہنے پر نہ چلے الخ - اور مین بھی اونکا مخالف
ہوا اور اونکو دشمنون کی زمین مین لایا یہان تک کہ اونکے
دل جو بےختنہ ہین دین اور آپ کو اپنے بدکاریون

کی سزا کے لایق سمجھین ۴ تب مین اپنا عہد یعقوب کے ساتھ یاد
کرونگا اور بھی اپنا عہد اسحاق کے ساتھ اور بھی اپنا عہد
ابراہیم کے ساتھ یاد کرونگا اور اوس سرزمین کو یاد کرونگا
انتی دیکھو ان آیتون مین صاف واضح ہوا کہ جب بندہ اپنے
گناہون کا اقرار کرے اور اپنے تئین سزاے الٰہی کا مستحق
سمجھے تو وہ مستحق عفو ہے اور یہی مضمون توبہ ہی اب آپ
کی نورافشانی کہان گئی بالکل ظلمت جہالت سے بدل گئی
کہ جو اعتراض آپنے قرآن پر کیا وہی آپکے توراۃ مسلمہ پر
لوٹ گیا اور اخبار الایام کی دوسری کتاب کے باب
ششم مین اور سلاطین کی پہلی کتاب کے باب ہشتم مین
حضرت سلیمان کی دعا کے جو بیت المقدس کے بنا کے
بعد مانگی ہے اوسمین مذکور ہے ۴۶ جو وقت وہ تیرے آگے
خطا کرین کیونکہ کوئی ایسا آدمے بھی جو خطا کار نہو اور جب
تو ان پر غضب کرے اور انکے دشمنون کو اون پر مسلط
کرے الخ ۴۷ پھر اپنے دلون مین یاد کرین اوس زمین
جسمین جلاوطن کئے گئے اور توبہ کرین اور اپنے جلاوطن
کرنے والون کی زمین مین تجھ سے عاجزی کرین اور کہین
کہ ہمنے خطا کی ہمنے بدی کی ہمنے گناہ کیا ۴۹ تو تو اسمان
پر سے اپنے مسکن سے اونکی دعا و ترای سن اور انکا
حامی ہو ۵۰ اور وے خطا مین جو انہون نے تیرے آگے کین
بخشدے اور سارے برائیان جو انہون نے کین محو کردے الخ
اور پھر خداوند تعالی نے اونکی دعا اور شفاعت کو قبول
فرماکے ارشاد کیا چنانچہ نوین باب مین ہے اوسی کتاب کے

ہی ۳ - اور یہواہ نے اوسے کہا مین نے تیری نماز
اور تیری مناجات جو تو نے میرے آگے کی قبول اور اس
گھر کو جو تو نے بنایا کہ میرا نام ابد تک اوسمین رہے
مقدس کیا سو تیری آنکھ اور میرا دل سدا سے پر رہیگا
الخ باقی آیندہ

خلاصہ ترجمان شرق قسطنطنیہ
امم اسلامیہ کا استقبال

جب ہمارا بادشاہ ایک جہت سے عثمانیون کا شہنشاہ
عالیجاہ ہے - اور دوسری جہت سے تمامی اہل اسلام کا
حامی اور خلیفہ ہے - پس امم اسلامیہ کا استقبال ہمارے
ہی استقبال کے ساتھ ہے - اور اونکی سلامتی ہمارے
ہی سلامتی کے ساتھ متعلق ہے - اسلئے ہم چاہتے ہین
کہ اہل اسلام کا جو رنگ اس کارزار اخیرہ کے بدلنے سے
پیدا ہوا ہے اوسکو ایک نظر دقت سے ملاحظہ کرین
ہم دیکھتے ہین کہ تمامی دول یوروپ مین جنسیت سے بھی
زیادہ تر مذہب کا دخل ہوتا ہے باوجودیکہ دین اسلام
قدیم سے جنسیت پر غالب رہا ہے اور بمبزن حکمت مشحون
یعنے بفرمان حق سبحان (انما المومنون اخوۃ
اہل اسلام ہرگز جنسیت کو نہین دیکھتے تھے بلکہ ہمیشہ
برادریت کو ملاحظہ کرتے تھے علی الخصوص جو طوایف اسلامیہ
کہ خلافت اسلامیہ کے ساتھ دوستی رکھتے تھے وہ بھی
بلا تعصب ہمیشہ اصول ملکیہ و سیاست ملت اسلامیہ
کو دور سے نظر فراست فرماتے تھے -

واقعی ہماری دولت وسلطنت کا دین اسلام ہی اور جو مختلف اقوام کہ دولت علیہ کے تابع ہین اونمین بھی زیادہ تر اہل اسلام ہین - باین ہر امور مملکت وسیاست دولت کچہریون اور محکمون مین کسی کے لئے ناحق الزام نہین دیا جاتا ہی بلکہ دولت علیہ کے سب رعایا برابر ہین اور بیپس ہم مذہبی کسی کے طرفدار ہوکر غیر کی خرابی نہین کیجاتی ہے -

جیسا کہ دولت علیہ کو دولت کی صفت سے سب رعایا کو ایک ہی نظر سے دیکھنا لازم ہی ویسا ہی خلافت اسلامیہ کی صفت سے تمامی اسلامی دولتون کی بہتری حال واستقبال کے لئے سعی وکوشش بجالانا الزام ہی -

اب تو اہل اسلام کے حال کے طرف ایک نظر ڈالنا لازم ہے

جو بنی آدم کہ کرہ ارض پر رہتے ہین اونمین سے ایک بڑا حصہ دین اسلام کے ساتھ متدین ہی اور ممالک خمسہ کے وسط ایشیا اور لو سکے جانب شمال وغرب مین اور سواحل جنوبی وشرقی نصف شمالی افریقا مین علی العموم سواحل شرقیہ وجزایر بحر محیط وبا کثر جزایر افریقا اور یوروپ کیجانب شرقی مین بھی اہل اسلام رہتے ہین -

افریقہ کے باشندگون مین بھی سب سے زیادہ اہل اسلام ہین اور جنہون نے افریقا مین دین اسلام کو قبول نہین کیا ہی وہ وہ فقط بعض وحشی اقوام ہین اونکا حال السنا نوینمین شمار نہین کیا جاتا ہی ایشیا مین اگر ہند وچین کو علیحدہ کرکے دوسرے ممالک کیطرف دیکھین تو علی العموم اہل اسلام رہتے ہین اگرچہ ہندوستان مین دوسرے مذہب کے لوگ اہل اسلام سے بھی زیادہ تر ہین لیکن اعتبار وقوت مین پھر اہل اسلام ہی زیادہ غالب ہین - جزایر بحر محیط مین جو غیر مسلمان ہین اونکو یوروپین (انتر لوخاتر) یعنی آدم خوار کہتے ہین - اگر ایسا ہی تو اونکو انسان کہنا مناسب نہین دراصل وہان کے حکام بھی مسلمان ہین - علی الخصوص ایک مدت سے کیا افریقای وسطی وجنوبی اور کیا ممالک چین مین دین اسلام روز بروز ترقی کرتا جاتا ہے -

یوروپ کے پادریون اور مدرسون نے وہان جاکر وہان کے احوال مین جو کتابین تصنیف کی ہین اونکے انکار کو ملاحظہ کرین تو یہہ معلوم ہوتا ہی کہ عرصہ قریب مین اون تمام ملکون کے یعنی ایشیا وافریقا وجزایر بحر محیط کے باشندے علی العموم تابع دین اسلام ہوجاوینگے - مذہب پروٹسٹنٹ کا ایک پادری جو کہ ایک مدت دراز سے لوگون کو کرستان بنانے اور دین عیسوی کو پھیلانے کے لئے ملک افریقای جنوبی کو گیا تھا اور اس کام کے لئے اوسنے بہت سے کوشش کی اور ایک کتاب بھی تصنیف کرکے دولت انگلستان کو روانہ کی اوس کتاب مین وہ کہتا ہی کہ افریقا مین دین مسیحی کو پھیلانا غیر ممکن ہے چونکہ عیسویان یوروپ کا مزاج باشندگان افریقا کے آب وہوا ہوا واخلاق وآداب کے موافق نہین ہے اور بعض جگہ کے باشندے بغیر ورغلانے غیر کے مسلمان ہوگئے ہین - پس اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ دین اسلام نہایت آسانی سے پھیلیگا اور جو اقوام کہ مسلمان ہوگئے ہین وہ اور بھی زیادہ

ترقی کر رہے ہین - اگر مقصد دین کو پھیلانے سے ترقی
تہذیب ہو تو انگلستان کو بھی الزام ہی کہ افریقا مین
دین اسلام ہی پھیلانے مین سعی بلیغ بجالا دین - فرانس
کا کونسل جو کہ ملک چین تھا وہان کے ہر اطراف واکناف
مین سیر و سیاحت کرکے ایک کتاب دو جلد کی بعنوان دین
اسلام تصنیف کرکے کہتا ہی کہ ایشیای شرقی مین فقط
دین اسلام کو پھیلانا سب سے اچھا ہی - اگر ایسا ہی تو معلوم
ہوتا ہی کہ چین مین بھی بجز دین اسلام کو پھیلانیکے
سے کوئی بھی دوسری کوشش نہین کرتا ہی باوجود اسکے ایشیا
و افریقا مین بہت دورنگ دین اسلام پھیل رہا ہی لیکن
کیا فایدہ کہ امور سیاسیہ مین اہل اسلام روز بروز اپنے قوت
قدیم کو گھتا رہے ہین -

ہر ایک شخص جانتا ہی کہ نصف صدی کے بعد دین اسلام نے
کس جلدی سے تمام روے زمین کو گھیر لیا تھا اور اہل اسلام کا ہر ملک
علوم و معارف فنون و صنایع و عدالت و درایت و انصاف
دنیا کے ہر ایک موقع پر مشہور ہو گیا تھا اور عالم وحشیت بھی
ظلمت جہالت سے نکلکر انوار معارف سے منور ہو گیا تھا
اور یہ سب انوار اسکی برکت سے روے زمین کے بہت اچھے مواقع
کو علی الخصوص بحر سفید کو اہل اسلام نے ضبط و تسخیر کرکے بنای
تہذیب کیلئے ایک بنیاد مستحکم ڈالا تھا - اب اہل اسلام
نے اوسکو کم کر دیا اور اقتدار قدیم کو گھٹا دیا - با این ہمہ بھی
قسم بزرگون کی ہمت سے ابتک اہل اسلام دنیا مین ہر جگہ
باقی ہین - نصف صدی مین تمامی سواحل شمالی افریقا کے
باشندے اپنے قدیم دین و آداب و اخلاق و لسان کو چھوڑ
کر مسلمان ہو گئے اور اپنے کو عرب کہلاتے تھے - بعد ازان
وہ بھی پانچ صدی مین تہذیب کو کم کرکے پھر وحشی ہو گئے
ہین - اگرچہ آہستہ آہستہ بنیاد قدیم کو تو نہ کر وحشت مین تہذیب
نصارا کے ساتھ مقابلہ کرتے تھے مگر جب قوت باقی نرہا تو اہل
اسلام کا ایک ایک ملک نصارا کے ضبط و تسخیر مین آگیا ہی
دو تین صدی کے پیش از جو سواحل جنوبیہ ملک افریقا و ایشیا
و جزایر بحر محیط پر تمیز و اسپین کے قبضہ مین اور بعد ازان
فلمنک و انگلستان کے دست قدرت مین آگئے تھے اور جو
اہل اسلام وہان جاکر بسے تھے اور اہل یورپ کے مانند تجارت
کرتے تھے سو انھون نے وہان جاکے بعض اقوام کو مسلمان کیا
تھا - فی الحقیقت اوسوقت اہل یوروپ امم اسلامیہ کے مالک
و حاکم نہ تھے بلکہ اہل اسلام کے رقیب تھے -

اس بنا ہر مین ملک ایشیا کے اکثر ممالک علی الخصوص ایشیای
وسطی جسمین دین اسلام کی تھی وہ بھی روس کے قبضہ مین آگئے
اور سمت جنوبی سے شمال کے طرف انگلستان نے بھی پیشقدمی
کی ہے قریب ہی کہ یہہ دونون دولت آپس مین جنگ کرینگے
اور اہل اسلام بھی ان دونون کے درمیان مین ہین چنانچہ
انگریز جزیرہ پیرسس تک اور روس بھی قارص تک آپہنچے
ہین جیسا کہ ایشیای وسطی کے اہل اسلام انکے بیچ مین اکر
تنگ ہو رہے ہین ویسا ہی افریقای شمالی کے مسلمانون کا
صحرای کبیر تک اوترنیکا بھی اندیشہ ہوتا ہی - ایسا شمار کیا
جاتا ہی کہ یہہ کارزار موجودہ فی الحقیقت عام مسلمانون کے

لئے ایک بڑی نکبت اور ہلاکت ہی چونکہ عیسویان یورپ
کی قوت اور ترقی ملک سے اہل اسلام ناچار واپس ہٹنے کو
مجبور ہوتے ہین ۔ اس سبب سے یورپ کے لوگ اپنی چشم
حرص وطمع کو کھولکر ہر ایک ممالک اہل اسلام سے ایک
ایک بازی جیتنے کے لئے کوشش کر رہے ہین ۔ ایسے سبب سے
جانب شمالی افریقا بھی حالت خوف مین پایا جاتا ہی لیکن
سواحل کے تقسیم کر لینے مین اونکو دیر فقط ایک اپس کی
دشمنی مانع ہی ۔ جیسا کہ ملک جزایر کو فرانس نے قبضہ کر لیا ہی
اگرچہ انگلستان بھی ویسا ہی ملک مصر کو لینے کی فکر کر رہا ہی
لیکن فرانس اور اٹالی کی ایک ایک چشم اوسیطرف لگی ہی ۔
لہذا انگلستان فرانس کی انکھ کو تونس کیطرف اور اٹالی
کی انکھ کو طرابلس کے طرف پھرانا چاہتا ہی ۔ اسپین بھی تو
اپنے ملک پر قناعت نکر کے فلک دمراکش کو جو کہ ایک
نہایت عمدہ ممالک ہین لینا چاہتا ہی ۔ اور ایک طرف سے
امریکا اور جرمن بھی بحر سفید مین ملک فاس سے ایک ایک
بندر کے مالک ہونے یا سیر و سیاحت کرنیکی آرزو رکھتے
ہین اور انکہ مذکورہ کے لینے سے پہلے یورپ کے لوگون کو
وہان پہنچا کر اب نا چاہتے ہین ۔

اب ہر صاحب ہمت جو کہ اس انقراض عمومی کو وظایف مقدسہ
دینیہ وملیہ سے جانتے ہین حمایت کرنا اور اسکے لئے ایک
علاج کی جست وجو کرنا واجب ہی ۔

اہل یورپ جو کہ دنیا مین دور دراز تک لوگون کو روانہ
کر کے دین عیسوی کو پھیلانیکی کوشش بلیغ کرتے ہین ۔
اہل اسلام بھی اپنے دین وملت کی حفاظت وبہبودی کی
سعی وکوشش کرنے مین ہرگز عیب نکرینگے اور انکی اس غیرت
مین البتہ احتمال تعصب نہین ہی ۔ علی الخصوص انجمن حمیت
قرقی اسلام سے اگر یہہ کام شروع ہوا تو ہماری دانست
مین یہہ آتا ہے کہ اس باب مین اہل یورپ کو ہی کرنیکے
لئے کچھ بھی حق وصلاحیت نہین ہی ۔

ہماری دانست مین اہل اسلام کی اس خرابی کو مانع ہونے
کے لئے فقط ایک تجویز ہی یعنے علوم تہذیب کو تمامی اہل
اسلام مین مشہور کرنا لازم واہم ہی ۔ اگرچہ اہل اسلام اپنے
علوم وتہذیب وترقی وثروت کے اپ دشمن ہو کر اس زمانہ
مین تہذیب کا مقابلہ کرتے ہین محض اس لئے اہل اسلام کی
خرابی روز بروز بڑھتی جاتی ہے ۔ چونکہ علوم وتہذیب تو ایک
نہر شدید الجریان کے مانند ہی اور جو کوئی اسکا مقابلہ کرتا ہی
اوسکو اپنے ساتھ لیکر جاری ہو جاتی ہی ۔ پس عقلمند کے
نزدیک ایسی نہر کا مقابلہ کرنا ناپسند ہی ۔ چونکہ ایک
مہذب قوم دوسری مہذب قوم کو تابع نہین کر سکتی ہے
اسپر غلبہ پانا سخت دشوار ہی اگرچہ کچھ مدت تک محکوم
بھی رہے تو پھر اپنے قابو کے وقت دولت مہذب اور معارف
سے نکل سکتی ہی ۔ ملاحظہ فرمانا چاہئے کہ انگلستان اور فرانس
نے ملک چین مین جو کہ قدر دور ہی تھوڑے سپاہ کو
(یعنی فقط ساٹھ ہزار نفر باقاعدہ کو) لیجا کر خاقان چین سے
جنگ کی یہان تک کہ اسکو مغلوب بنالیا اور آپ نے بھی مصیبت
اوٹھائی ۔ باوجود یکہ باشندگان چین چار سو ملیون سے زیادہ ہین

رہتے پر امقدر لشکر قلیل کا مقابلہ نہین کرینگے جنکا ایک لقمہ بھی
ہنین تھا۔ اگر وہ بھی مہذب ہوتے اور معارف مین دسترس
رکھتے تو کیونکر انگلستان اور فرانس ملک چین طرف جاسکتے۔
اور انگلستان بھی ایران پر پانچ چھہ ہزار سپاہی کو لیکر بندر
بوشہر و بندر عباس پر قابض و متصرف ہوکے شیراز تک
جاسکتا۔ اگرچہ اس مضمون سے بعض جاہل قوم دلگیر بھی ہونگے۔
چونکہ جاہل و نادان ہر وقت مدح و ستایش سے مسرور و ممنون
ہوتے ہین اور مبالغہ عجمی کے ساتھ مشغول رہتے ہین۔ مگر عاقل
و خردمند انکے تصور مجنونانہ و افتخار کودکانہ کو نظر تاسف سے
دیکھکر تبسم کرتے ہین۔ اور ہر چند کہ نصیحت تلخ بھی ہو باین ہمہ
عقلا اوسکو مع الممنونیت قبول کر لیتے ہین۔ دیکھو انگلستان کو
کہ وہ کیونکر ملک فلمنک دیا بلجق جو کہ اوسکے سد برد ہی نہین لے
سکتا ہی اور وہ چاہتا ہی کہ مصر کو لے لین۔ اور اسپین بھی
کس لئے ملک پرتگیز کو جو اوسکے بازو مین ہی لیکر اپنی مملکت
مین شامل نہین کرسکتا ہی بلکہ وہ چاہتا ہی کہ دریا کے اوسپار
جاکر ملک فاس کو لیوے چونکہ ایک مہذب قوم کو ضبط کرنا
آسان نہین ہی اگر آسان بھی ہو تو پھر اسکو ہضم کرنا بہت
دشوار ہی۔ لہذا اس خرابی عمومی کو مانع ہونیکے لئے علوم
و تہذیب کو اہل اسلام مین بسرعت تمام پھیلانا لازم بلکہ واجب
ہی اور علوم و معارف کو تمامی اہل اسلام مین مشہور کرنیکے لئے
پہلے لکھنے اور پڑھنے کے فن کو مشہور کرنا چاہئے اور اس لئے
بعنوان (جمعیت ترقی اسلام) ایک انجمن کو تشکیل کرنا لازم
و واجب ہے۔ فقط ۔ جریدہ روزگار۔

لطیفہ

حسن اتفاقات سے جناب پادری گولڈ سمت صاحب وارد گلوسٹر
ہوئے اور مواضع متعددہ مین کارخانہ ابحاث کو خوب رونق دی
ایک مسلمان عامی نے پادری صاحب سے پوچھا کہ پادری صاحب
آپ تو جناب عیسی مسیح کے والد ماجد کے قایل مین جناب مسیح کے دادا
صاحب کا نام بھی ہمین بتلائے پادری صاحب حیران ہوئے
اور بہت کچھہ ایر پیر اپنی ذہن کا فرمایا میان مسلم نے کہا کہ ہمکو
ارشاد ہو تو ہم انکے دادا صاحب کا نام آپ ہی کے کتابون سے
بتلا دیتے ہین پادری صاحب لاجواب ہوئے اور اپنا رستہ لیا۔

اشتہار

واعظان و نصاری و شایقان مناظرہ اہل کتاب کو بشارت
ہو کہ اندنون ایک کتاب لاجواب مسمی بجواب باصواب مصنفہ
محقق کامل مدقق فاضل عمدۃ المتکلمین جناب مولوی سید
حمید الدین صاحب دام فیوضہ باعانت زمرہ مسلمین و اہل اسلام
الہ آباد مطبوع ہو مقبول طبایع انام ہوئے اور ترتیب اس کتاب
کی مرتب بدو فصل ہے **فصل اول** مین مولف نے مجادلہ
قوم اراذل کو ساتھ پادریون کے رقم فرمایا ہی اور **فصل دوم**
مین مقابلہ اہل اسلام کا ساتھ اہل کتاب کے مرقوم ہی اور دونو
فصلون کو مولف صاحب نے ساتھہ حکایات دلنشین و الزامات محکم
غیر مبین کے مفصل فرمایا ہی شایقین بعد ملاحظہ اپنے لئے دلیل مغنم
خصم اسکو جانینگے قیمت اس تحفہ کی مولف نے بنظر تیسیر ۱۰۲ علاوہ
محصول ڈاک مقرر فرمائی ہی جن حضرات کو شوق ملاحظہ اس کتاب
کا ہو مقام الہ آباد واقع محلہ نخاس کہنہ پاس جناب میسر مہدی صاحب